

اغراض و مقاصد

۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
 ۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
 ۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
 ۲) بیزنس خطوط وغیرہ جگہ دراپس ہونگے۔
 ۳) مضامین سربل بشرط پسند مغت درج ہونگے اور ناپسند مضامین بحصول ذاک آنے پر واپس ہو سکیں گے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ سے
 روسا و جاگیرداران سے ...
 عام خریداران سے ...
 ششماہی ...
 ہفتہ وار کے سالانہ ۵ شنگ ۴ پیس
 ششماہی ۳ شنگ

اجرت اشتیادات

کافیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
 جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
 مولانا ابوالوفار ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل
 مالک طاہر الہدیث امرتسر
 ہونی چاہئے



جلد ۱۱

نمبر ۱

امرتسر مورخہ ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۲۲ مطابق ۱۳ نومبر ۱۹۱۲ء یوم جمعہ

ہندو مسلم اتفاق

آجکل اخباروں میں یہ مضمون گشت کر رہا ہے کہ ہندو مسلم اتفاق کی ضرورت ہے۔ اور کس طرح ہو سکتا ہے۔ اسکی وجہ یہ پیش آئی ہے کہ آجکل گورنمنٹ جنگ کی وجہ سے پریشانی میں ہے۔ اس لئے ہم ہندو رعایا کو باہمی خوش بڑھا کر گورنمنٹ کی پریشانی کو بڑھانا چاہئے۔ بلکہ مثل انگلینڈ اور آئرلینڈ کے باہم شیعہ و سنیوں کو یک جہت ہو جانا چاہئے۔
 وجہ مصالحت تو معقول ہے۔ مگر اس کی وجوہات اور طرق میں اختلاف ہے۔ اہلحدیث ایک مذہبی قوم ہے۔ اس کی حیثیت مذہب کے اندر ہے۔ اس لئے اسکا طریق استدلال مقدم وہ ہونگے جو مذہب کی جانب سے صادر ہوں۔ پولیٹیکل اور ملکی دلائل آگے لگانا اس وقت نہیں رکھ سکتے۔ جو مذہبی دلائل کہتے ہیں

اس میں شک نہیں کہ دونوں قومیں ایک ملک کی رہنے والی ہیں۔ ایک دوسرے کی پڑوسی ہیں۔ بلکہ ایک دوسرے سے خون کا تعلق بھی ہے۔ پھر لڑائی کیا۔ اور جنگ کیا۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے تھا کہ وجہ بیگانگی نہیں معلوم۔
 جہاں کے تم ہو وہاں کے ہم بھی ہوں
 اسلام ملکی اور برہمنیوں کے ساتھ محبت اور سلوک کی ہدایت کرتا ہے۔ لیکن سب سے مقدم یہ دیکھنا ہے کہ باوجود اسے تعلقات کے لڑائی کیوں ہے۔ اور کس طبقے میں ہے۔ بعد ازاں تمام لڑائی کے سبب قرار دئے جاتے ہیں۔ عید البقرہ پر گائے کی قربانی اور محرم پر تعزیرے، ہینڈ اس بات سے ناخاص ہونے میں گائے کی قربانی کی جائے۔ مسلمان اس پر مقدم ہوتے ہیں کہ کریں گے۔ غرض ان دونوں کی لڑائی اس شعر کی مصداق ہوتی ہے۔

ملک الموت کو بند ہے کہ تیر جان لیکے ٹوں
 سر سجدہ ہے سچا کہ میری بات سب سے
 دونوں قومیں اپنے اپنے دعوے پر بندھ رہی ہیں
 پھر شک نہیں کہ ہر مجتہد امیر حبیب اللہ خاں صاحب شاہ کابل نے اپنی سیاحت کے ایام میں ہندوؤں کے جذبات کا خیال کر کے عیسائیا مسلمانوں کو گائے کی قربانی سے منع فرمایا تھا کیونکہ انہوں نے مقرر گائے کی قربانی نہ کی تھی اور نہ کرنے کی وجہ یہی بتلائی تھی۔ کہ ہندوؤں کی ایک بڑی قوم اس طریق سے ناخاص ہوتی ہے مگر اہلحدیث کی نگاہ سب سے مقدم مذہبی ہدایات پر ہے۔ اس لئے ہمارا فریضہ ہے کہ ہم پہلے مذہبی ہدایات پر تامل کریں۔ کہ آیا مذہب اسلام میں گائے کی قربانی کرنی جائز ہے یا نہیں۔ اس کا مختصر جواب یہی ہے۔ کہ جائز ہے۔ ہلا ہم ان لوگوں کی لڑائی اور طریق عمل سے متفق

نہیں ہیں۔ جسکی شکایت مسافر اگر ان لفظوں میں کرتا ہے۔
 تمام کے مسلمان ان ہتواروں کو ہر ممکن طریقہ پر ہندؤں کی دل آزاری کا موجب بنا بھی شعار اسلام سمجھتے ہیں: "مسافر کو کتوہا مگواتنی گزارشمن کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ قیمت کا حال سوا سے خدا کے کسی کو معلوم نہیں۔ ہم نے جہاں تک مسلمانوں کی قربانی کے متعلق دیکھا ہے کسی مسلمان کے دل میں یہ خیال نہیں پایا۔ کہ میں اس لئے قربانی کرتا ہوں کہ ہندؤں کو ستاؤں۔ البتہ ایک مذہبی حکم ہے۔ اس لئے مسلمانوں کی نسبت ایسا خیال کرنا ہمارے خیال میں بدگمانی ہے۔
 رتہ تعزیوں کا معاملہ۔ سو اس کی بابت الہدیت کی بحیثیت مذہب کھلی راہ ہے۔ کہ یہ مذہبی حکم نہیں ہے۔ اس لئے بند کرنے کے قابل ہیں۔ تعزیہ ارتو کی نیت کی بابت اگر کہا جائے۔ کہ ہندؤں کی دل آزاری کو دخل ہے۔ تو ہو سکتا ہے۔
 یہ ہمارے مذہبی راہ ہے۔ اب ہم پو لیکھل طور سے اس مسئلہ پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ گورنمنٹ کا منشا کسی مذہب کی جانچ اور تحقیق کرنے سے نہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ جو قوم کسی رسم کو اپنے مذہب میں داخل سمجھتی ہے۔ گورنمنٹ اوسکو ایسا ہی سمجھ کر اوسکی حفاظت کرتی ہے۔ اور کرتی۔ اس اصول سے قربانی اور تعزیہ کی رسم جو مدت سے مسلمانوں میں چلی آتی ہے۔ پو لیکھل نگاہ میں جائز ہے۔ اور گورنمنٹ کا فرض ہے کہ انکی حفاظت کرے۔ چنانچہ گورنمنٹ اپنے فرض کو آج تک بڑی جانفشانی اور محنت سے ادا کرتی رہی ہے۔
 اب غور طلب بات یہ ہے کہ فساد کس کی طرف سے ہے۔ کچھ شک نہیں کہ قانون کا منشا ہے کہ جائز کام کرنے والا مفید نہیں۔ بلکہ جائز کام سے اوکھنے والا مفید ہے۔ گذشتہ ایام میں آئین بالچکر کا مقدمہ مابین مقادین

اور الہدیت تھا۔ جسکی اپیل چیف کورٹ لاہور میں پیش ہوئی۔ تو جج جین چیف کورٹ نے اسے اس اصول سے لکھا۔ کہ آئین بالچکر کتنا ایک جائز فعل ہے۔ جائز فعل فساد نہیں بلکہ جائز سے بروکنا فساد ہے۔
 آس اصول کے مطابق ہم کو دیکھنا چاہئے کہ قربانی اور محرم میں ہندؤں کی طرف سے جو مزاحمت ہوتی ہے۔ وہ فساد ہے یا نہیں۔ کیونکہ دو لوزہ رسمیں پو لیکھل نقطہ خیال سے جائز ہیں۔ ہم اس منطق کے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ جو ہندؤں کہتے ہیں۔ کہ ہمارے نزدیک گائے یا ک جاوہ ہے۔ (بہت خوب) آریہ سماجی جو ہندؤں کے اس خیال میں مذہبی نقطہ خیال سے تعلق نہیں رکھتے۔ مگر انکا جی چاہتا ہے۔ کہ ہندؤں کی اس راہ میں شریک رہیں۔ اس لئے اون کا طرزا استدلال اور ہے۔ وہ کہتے ہیں گائے کو چونکہ ملکی فائدہ ہے۔ اس لئے اس کی حفاظت کرنی چاہئے۔ تاکہ گھی دودھ اور زراعت کو ترقی ہو۔ مانا۔ مگر اس کے معنی یہ نہیں۔ کہ مسلمانوں کے ایک جائز کام میں رکاوٹ پیدا کی جاوے۔
 علاوہ اس کے محرم میں تو ہندؤں کا کوئی نقصان نہیں۔ پھر کیوں آئے دن فساد ہوتے رہتے ہیں۔ اسکے جواب میں مسافر اگر کہتا ہے۔ کہ مسلمان ہندؤں سے دو باتوں کا حکم مطالبہ کرتے ہیں۔ اول ایام محرم میں ہندو اپنی خوشی کی تقریب پر بھی باج نہ بجا دیں دوم تعزیہ کے راستے میں کسی پیل کی شاخیں لگ رہی ہوں۔ تو اون کو کٹوایا جائے۔ خواہ وہ پیل ہندو کی ملکیت ہو۔ ان دونوں مطالبات کی بابت مسافر کہتا ہے۔
 یہ دونوں مطالبات قطعی بیہودہ اور بیکر ہیں۔
 ہم بھی مسافر کی تائید کرتے ہیں مگر عور کریں۔ تو اصل مقدمہ میں مسافر نے دیکھی

مسلمانوں کو دلائی ہے۔ کیونکہ حسب طبع مسلمانوں کا یہ مطالبہ کہ ہندو ہماری خاطر باج نہ بجا دیں۔ بقول مسافر فضول اور بچر ہے۔ اسے طبع ہندؤں کا یہ مطالبہ کہ مسلمان ہمارے پو تر جاوڑ کو خرچ نہ کریں۔ مسافر کی اصطلاح میں اپنی الفاظ کا حق دار ہے یا نہیں یہ کوئی فرق نہیں۔ آس تقریر سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسافر کی وکالت نادان دوست کی حمایت سے بیکر نہیں ہے۔ سچ ہے سے۔
 تراژڈی گر بوڈیا رنار انان۔ کہ جاہل بوڈنگسار۔
 مختصر یہ ہے۔ کہ ہندو مسلم اتفاق کے ہم حامی ہیں۔ بلکہ تمسبی ہیں۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم ہی اسکا طریق بتلا دیں۔ ہمارے خیال میں اس مصالحت کے دو طریق ہیں۔
 (الف) دونوں قومیں اتفاق سے مشترک کمیشن بنادیں۔ جن میں جملہ رسومات متنازعہ کو پیش کر کر فیصلہ کرایا جاوے جو رسم بحیثیت مذہب جائز ثابت ہو۔ اوس کو ہند کیا جائے۔ خواہ وہ ہندؤں کی ہو یا مسلمانوں کا (ب) پہلی صورت نہ ہو سکے تو گورنمنٹ کے پو لیکھل اصول کے مطابق جو قوم جس رسم کو اپنی مذہبی رسم کہے۔ دوسری قوم بھی اوسکو اوس کی مذہبی رسم سمجھ کر اس میں مزاحمت نہ کرے۔ خواہ وہ رسم ہندؤں کی بت پرستی کی ہو۔ یا مسلمانوں کی تعزیہ سازی کی۔
 ہمارے خیال میں یہ دو صورتیں ہندو مسلم اتفاق کی ہیں۔ جن میں سے بحیثیت مذہب ہم پہلی کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور بحیثیت پو لیکھل دونوں کشیک۔ اور اپنا عندیہ ان دو لفظوں میں ظاہر کرتے ہیں۔
 مذہب نہیں سمجھاتا آپس میں بیکرنا ہندی ہیں ہم وطن سے ہندوستان ہمارا

الہدیت امرتسر اور آریوں کا رتہ۔ اریہ

یہی رسمیں ہندوستان میں ہوتی ہیں اور ہندوستان میں ہوتی ہیں

جنگ یورپ

ترکی جنگ میں مسلمان کیا کریں گے؟

سوال سے یہ سوال اخباروں میں گشت کر رہا ہے کہ ترکی سلطنت اگر جنگ میں گود پڑے۔ تو ہندوستان کے مسلمان کیا کریں گے۔ اسلامی اخبارات کا جواب گوا الفاظ میں مختلف تھا۔ مگر سنی میں متفق آج جو یہ پریشان کن خبر آئی ہے۔ کہ جس امر کا خطو لگ رہا تھا۔ وہ توقع پذیر ہو گیا۔ یعنی ترک بھی آلودہ جنگ ہو گئے۔ تو اس سوال نے سنیوں کے دل سے شکل دکھائی۔ کہ اب مسلمانان ہند کیا کریں گے؟

سوال کنندوں کا منشاء معلوم ہوتا ہے۔ کہ چونکہ مسلمانان ہندوستان کو ترکوں سے مذہبی اتحاد ہے۔ اسی اتحاد کی وجہ سے جنگ طرابلس بلقان میں مسلمانوں نے ہمدردی کا اظہار بھی کیا۔ مگر اب جو ترکوں نے بمقابلہ گورنمنٹ انگریزی جرمنی سے بلکہ کارروائی شروع کی ہے۔ اس موقع پر مسلمانان ہند کیا کریں گے؟

ہمارے خیال میں اس سوال کا جواب مثبت آسان ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے۔ کہ جواب کی آسانی پر نظر کر کے ہمیں سائین پر تعجب آتا ہے۔ کہ انہوں نے اس سوال کو کیوں اتنی اہمیت دی ہے۔ مسلمانان ہند وہی کریں گے۔ جو مندرجہ مثال سے ثابت ہوتا ہے۔

ہا ایک شخص کا بھائی کسی فوجداری مقدمہ میں ماخوذ ہے۔ دوران مقدمہ میں وہ اس کے لئے خوب زور لگاتا ہے۔ کہ کسی طرح الزام سے بھری ہو جائے۔ ماتحت عدالت سے ٹھکر چکر۔ اپیل تک جاتا ہے۔ مگر جب اعلیٰ محکمہ میں بھی ناکام رہ کر دیکھتا ہے۔ کہ اس کے بھائی کو

جیل میں لئے جاتے ہیں۔ تو اس وقت وہ اپنی تمام قوت اور ہمدردی کا خاتمہ کر دیتا ہے۔ اور خاموش ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات اس کو اپنی آنکھوں سے پھانسی پر لٹکا ہوا دیکھتا ہے۔ مگر کوئی نا جائز حرکت نہیں کرتا اس مثال کے کیا معنی؟ سنئے!

مسلمانان ہند اگر یہ کہیں کہ ترکوں کو ہمدردی نہیں تو جھوٹ کہتے ہیں۔ اور وہ ہو کہ جیتے ہیں جس کو کوئی دانشمند قبول نہیں کرے گا۔ اس لئے ہم نے جو مثال دی ہے۔ اس کو ملحوظ رکھ کر سوچئے۔ تو اس شکل سوال کا جواب مل سکتا ہے۔ کہ مسلمانان ہندوستان کیا کریں گے۔

وہی کریں گے جو قانون اور اجازت دیکھا۔ جب طح ملزم کا بھائی دوران مقدمہ میں اپنے بھائی کی رہائی کے لئے کوشش کرتا ہے۔

اس لئے کہ قانون اس کو اجازت دیتا ہے مگر بعد فیصلہ جب قانون اس کو روک دیتا ہے تو خاموش بیٹھ جاتا ہے۔ جنگ طرابلس اور بلقان میں مسلمانوں نے چندہ دیا۔ ہمدردی کی کیونکہ قانون وقت نے اون کو ایسا کر سکی اجازت دی تھی۔ یہاں تک کہ نیک دل ایسا اور اون کی ہمدردی نے چندوں کی نہ صرف تحریک کی بلکہ شرت بھی درائی۔ اس لئے مسلمانوں کو بھی حوصلہ ہوا۔ اب جو وقت اس کے برخلاف ہے۔ تو مسلمانان ہند بقول سے

”چلو تم ادھر ادھر کو جدھر کی ہوا ہے“ وہی کریں گے۔ جس کے کرنے کی قانون اور گورنمنٹ اجازت دیں گے۔ اور بس۔

معذرت

اخبار کے کاتبوں میں سے ایک بیمار ہوا۔ دوسرے کو بھائی کی شادی میں سرور نہایت رہی۔ پہلو متفقہ طور پر مشکل سے کھینچے گئے۔ آئینہ پورے ہند صبح ہو چکا۔ -الشارادہ۔

رشی نمبر پر یو یو

نمبر

رشی نمبر کی بابت ہم نے گذشتہ پرچہ میں لکھا ہے۔ کہ وہ آریوں کے اخبار پرکاش کا ایک خاص پرچہ ہے۔ جس میں خاص سوامی دیا نند کی صنعت و شادائیگی ہے۔ اسی پر یو یو کا ایک نمبر گذشتہ پرچے میں کیا گیا ہے اور آج دوسرا نمبر کیا جاتا ہے۔

گذشتہ نمبر میں ہم نے سوامی دیا نند کے جگی لاٹ ہونے کی حیثیت پر گفتگو کی ہے۔ آج ہم اون کی نرم یا درشت کلامی پر بحث کرتے ہیں۔ کیونکہ رشی نمبر میں ایک مضمون اس عنوان کا بھی ہے۔ کہ ”سوامی دیا نند سخت کلامی کرتے تھے؟“ اس میں مضمون نے تمام دنیا کے برخلاف یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ سوامی جی کا طرز عمل نہایت شیریں تھا۔ اس عجیب دعوے پر جو دلیل لائے ہیں وہ اس سے بھی عجیب ہے۔ لکھتے ہیں۔

”اگر یہ بات صحیح ہوتی۔ تو سر سید احمد خان ایسے مسلمان اور پادری سکاٹ جیسے عیسائی اون کے مرنے پر ان الفاظ میں ایسا غم ظاہر نہ کرتے۔ جنہیں انہوں نے کیا“

حالانکہ امر واقع یہ ہے۔ کہ سوامی جی بہت سخت کلام اور دل آزار تھے۔ مگر چونکہ ادھی تو برید تقریر عموماً سنسکرت یا ہندی ناگری میں تھیں۔ جن سے سر سید احمد خان اور پادری صاحب جیسے بالکل ناواقف تھے۔ اس لئے وہ صرف یہ سمجھ کر کہ ایک شخص برہمن خاندان کا ہندویت پرستی کا رد کرتا ہے۔ اون کی توفیق کرتے اور ان کی موت پر افسوس کرتے تھے۔ کسی شخص کی تعریف کرنے سے واقعات اصلیت چھپ نہیں سکتے۔

سوامی جی کی بڑی سواکھری میں ہم اس بات

تجربہ کار اور لکھنے والے اس کتاب میں ایسا غم ظاہر نہ کرتے۔ حالانکہ انہوں نے کیا۔

انسانوں میں شیطان کون ہیں

اس عنوان سے ایک مضمون آریہ گزٹ میں بعض حوالہ درج ہوا ہے جسکو بغرض جواب ہم درج کرتے ہیں۔ آریہ گزٹ لکھتا ہے۔

قادیان کے فرقہ احمدی کی ایک جماعت کی طرف سے جس جماعت کو 'بشیر' جماعت کہہ سکتے ہیں ایک اخبار الفضل نکلتا ہے اس کی پیشانی پمذیل کی سیاہ سطور لکھی ہوتی ہیں 'خدا تعالیٰ نے اس بات کے ظاہر کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھائے ہیں کہ اگر وہ ہزارہی پرستی کے جانے تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے۔ اس فقرے کا صاف مطلب ہے کہ انسانوں میں سے جو لوگ مرزا صاحب کو نبی تصور نہیں کرتے وہ سب شیطان ہیں۔ مسلمانوں کا ایک ہی شیطان پہلے اس قدر اُدھر چارہ تھا لیکن اب سوائے چند سو یا ہزار بشیری احمدیوں کے دنیا کے کروڑوں انسان الفضل کی پیشانی کی سیاہ سطور کے قول کے مطابق شیطان ہو گئے تو پھر دنیا کا کیا حال ہوگا۔ یقیناً اس کا جواب ان مسلمانوں کو دینا چاہئے جو مرزا صاحب کو نبی تصور نہیں کرتے نامعلوم الفضل کے ایڈیٹر صاحب یہ کس طرح گوارا کرتے ہیں کہ اپنے ایسے گئے مریدوں کے سوائے سب کو شیطان کا خطاب دیدیں۔ بہر حال یہ سیاہ سطور تمام ہندو مسلمان عیسائی لوگوں کے دلوں کو دکھ پہنچانے والی ہیں۔ (۲۹ - اکتوبر)

المحدث لکچر :- ہمارے خیال میں اس کا جواب آسان ہے گواڈیٹر آریہ گزٹ نے بہت مشکل سمجھا ہے۔ پس آریہ گزٹ اور الفضل غور سے سنیں۔

اونہوں نے خود غرض شکلیں کئی دیکھی ہیں شاید وہ جب آئینہ دیکھنے کے تو ہم اون کو بتا دیتے

رومن کیتھولک پاپوں کی جنون

عیسائیوں کے دو فرقے بڑی تعداد میں ہیں رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ۔ موخر الذکر بائبل کو اردو وغیرہ زبانوں میں اشاعت کرتے ہیں۔ اول الذکر اس کے ترجمہ کو ناپسند کرتے ہیں۔ لاہور کے رسالہ مسیحی تجلی نے مندرجہ بالا عنوان سے اس کے متعلق ایک واقعہ لکھا ہے جو درج ذیل ہے (ایڈیٹر)

گر سین ہیرلڈ رقمطراز ہے کہ جزائر فلپائن میں پروٹسٹنٹ مشنری وہاں کے دیسیوں کے درمیان بشارت کا کام کرتے ہیں انہوں نے اشاعت دین کی خاطر چند ماہ ہوئے یہ اعلان کیا جو آدمی ایک بائبل خرید کرے اسے بائیس کوپا چلتی پھرتی تصویروں کا تماشہ کئے تماشے کا ایک ٹکٹ مفت ملیگا۔ لوگوں کے لئے یہ ترغیب کافی تھی۔ بہت آدمیوں نے اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی۔ یعنی تین روز کے عرصہ میں چھ ہزار جلدیں بائبل کی خرید لیں اور تماشے کا ٹکٹ مفت میں حاصل کیا۔ پروٹسٹنٹ مشنریوں کی یہ کارروائی قابل اعتراض نہیں بلکہ بہت اچھا کیا۔ جو انجیل فروخت کرنے اور لوگوں کو اس کی مبارک تعلیم سے مستفاد ہونے کا ذریعہ ہم پہنچا دیا۔ مگر وہاں کے رومن کیتھولک مشنری یہ حالت دیکھ کر چراغ پا ہوئے۔ یہ لوگ بائبل کے ترجمہ اور فروخت کے سخت دشمن ہیں۔ انہوں نے یہ اعلان کیا کہ جو آدمی بائبل واپس لا کر لے آئے تماشے کا ٹکٹ مفت ملیگا۔ چنانچہ سینکڑوں آدمی اپنی بائبلیں واپس لائے اور ٹکٹ مفت پایا۔ جب وقت مقررہ پر لوگ تماشہ دیکھنے کو جمع ہوئے تو تمام بائبلوں کو اکٹھا کر کے آگ لگا دی گئی یہ کیسی ناپاک حرکت ہے اور ان لوگوں کی طرف سے ہونی جو خداوند کے مبارک نام سے کام کرتے اور دنیا کو مسیح کے پاس لانے کے دعویدار ہیں خدا ان سے سمجھیکا سواریاں تیرا

کافر نس اخبار اور جماعت المحدث

(ازمولوی محمد یوسف صاحب شمس فیض آبادی)

المحدث ایک ایسی جماعت کا لقب ہے جسکا مذہبی نام مسلمان ہے۔ المحدث نام تو فن حدیث میں انہماک اور مشغولیت اور اس کے ماہر ہو سکتی ہے اور اس کاغذ سے یہ جماعت اہل قرآن کہلانے کی بھی مستحق ہے کیونکہ قرآن پاک کی صحیح تفسیر ہوتی ہو سکتی ہے جو البانی مفسر روحانی مذکر سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول و فعل سے ہو۔

نیز اسی وجہ سے یہ جماعت اپنے کو اہل فقہ کہہ سکتی ہے کیونکہ قرآن و حدیث میں فقہ کرنے والے ہی اہل فقہ کہلانے کے مستحق ہیں نہ ادھر اور دھر کے اقوال و آرا کی پیروی کرنا والے۔

پس یہ پاکیزہ جماعت جس کا مذہبی نام سوائے مسلمان کے اور کچھ نہیں ہو سکتا اپنی فن اور علم و توغل کی وجہ سے اہل قرآن۔ المحدث اور اہل فقہ کہی جاسکتی ہے اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم سب کچھ میں مگر ہمارے پھر میں یہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ ہم کچھ بھی نہیں۔

حضرات! آپ میری زوایدہ بیانی پر متعجب ہو کر یہ نہ کہیں کہ یہ کیا کہ ہم سب کچھ میں اور پھر کچھ بھی نہیں سنئے! غور سے سنئے!!

کہتے ہیں کہ کافر نس اخبار کا خطاب ہمارے لئے ہے اس سے تو معلوم ہوا کہ ہم سب کچھ میں مگر اس کے معیار پر تو نظر فرمائے اسکی علتوں اور دلیلوں پر توجہ کیجئے۔ پڑھئے تو مَسْنُونٌ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنی تم لوگ اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو۔ اور معروف کا حکم دیتے ہو اور منکر سے روکتے ہو۔ پس اگر یہ تینوں باتیں ہم میں ہوں تو ہم خیرات ہو سکتے ہیں۔ نہیں تو نہیں۔ اللہ اور روز حشر پر ایمان رکھنے کے تو سب مدعی ہیں مگر کوئی کسی کے دل اور نیت سے تو واقف نہیں یہ تو علم بذات الصدور کی صفت ہے۔ رہ گیا ظاہری اور شرعی حکم سوائے ان نذہری پر مترتب ہوتا ہے جیسے حدیث صحیح میں تارک

صلوٰۃ کو صاف صاف کافر کہا ہے۔ اب کوئی اس کی لاکھ تاویلیں کرے اور اپنی اپنی اونچ اونچے مگر حدیث رسول کے الفاظ فقہ کفر صاف اور صریح اور واضح میں اسی طرح زانی زنا کے وقت۔ شارب الخمر شراب پینے کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔ اب کوئی بات بناوے اور کہے اس سے یہ مراد ہے وہ مراد ہے۔ ہم کہیں گے اصل مراد اور اصل تاویل تو اللہ سے زیادہ کے معلوم ہو سکتی ہے۔ باقی رہی ہم تو ظاہر کی الفاظ کے موافق کہیں گے۔ پس اس اصول سے اس حدیث میں رائے من راہی منکم منکر الخلیفہ بیاد الخ کے صاف معنی سمجھ میں آتے ہیں یعنی جو تم میں سے ہر اکام دیکھے اسے ہاتھ سے مٹا دے وہ مؤمن ہے ورنہ زبان سے اگر ایسی طاقت بھی نہ ہو تو دل سے اگر یہ بھی نہ ہو تو رانی کے ذمہ بھر بھی ایمان نہیں۔

اس پاک حدیث کو آیت شریفہ سے صاف صاف مطابقت ہے کیونکہ ہمارے سلف صالحین رحمہم اللہ کا یہ دستور تھا کہ جب وہ کوئی حدیث پاتے ان کو اس کی تصدیق اللہ کی کتاب میں ملتی۔ اب تو منون باللہ والینم الاخر یعنی تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو، کوئی امر درست یا المعرفیٰ فیہ کے ساتھ دیکھنے اور حدیث نبوی پر غور کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آیت و حدیث دونوں کا مطلب ایک ہی ہے۔

اب مضمون کا نتیجہ سنئے اجماعت المحدثہ چونکہ خیر امت ہے اور یہی ایک جماعت ہے جو اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہے جسکی صحت اور بالبرہ و نہی عن النکر پر موقوف ہے اور یہی وہ کام ہے جسکے لئے کانفرنس اور اخبار المحدثہ کی ضرورت ہے کانفرنس جماعت کی طرف سے اسی کام کے لئے قائم کی گئی ہے اور اخبار کا بھی یہی مقصد ہے لہذا اگر دونوں کو ہم ترقی چرند دیکھیں تو کہہ سکتے ہیں کہ جماعت کا قصور ہے۔

آج ہم اپنی جماعت کو یہ سنا کر کہ تم ہی خیر امت ہو تم ہی پر اللہ یونیندجوت الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فضل و تزیینا چھینتا ہے۔ تمہاری برکات سے امت

رسول ضلالت نہیں جمع ہو سکتی جس کے لئے ارشاد ہے (تجتمع امتی علی الضلال)۔ ہاں ہاں صراط مستقیم کے سچے رہو تمہیں ہو۔ مصلح دین تمہارا ہی لقب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں کو کہہ گئے ہیں ہم الذین یصلحوننا ما افسدنا الناس من اجابہ من (بی شک) اہل سنتہم اجمعین اللہ جمیعہ اور لا تہتوا اولیٰ کے عامل اور ایلینوا اللہ کرا طیبین الرسول کی حکمہ داری میں کامل نہیں ہو۔ خدا کے لئے اٹھو جاگو! اشاعت دین کے لئے کمر باندھو!! اخبار کو ترقی دو۔ کانفرنس کو زور شور سے چلاؤ اور دیگر وسائل اختیار کرو!!

لندن کی ہوٹل کا دلچسپ نظارہ

یورپ کے جنگ کو چھڑے ابھی تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا۔ شاید دو ہفتے ہوئے ہونگے کہ لندن کے ایک نہایت عالی شان ہوٹل میں ایک معزز فوجی افسر کی بیوہ بمبہ اپنی خادمہ کے وارہ ہوئی۔ ہوٹل کے منیجر نے اپنے معزز مہمان کو ہاتھوں کا تھلکا لیا اور ایک فٹ کلاس کمرے میں بہترین جگہ پسند کر کے لیڈی صاحبہ فرولش ہوئیں۔ نووارد مہمان کوئی معمولی عورت نہیں تھی بلکہ ادا میں سے ایک معزز خاتون تھی۔ کچھ عرصہ ہوا کہ اس کا معزز شوہر جو گورنمنٹ اور ملک میں یکساں ہر دل عزیز جنگی افسر تھا اور اپنی قیمتی خدمات سے بہت کچھ ناموری حاصل کر چکا تھا قضاے الہی سے فوت ہو گیا۔ بیوی کے دل پر شوہر کی وفات سے قدرتی طور پر جو صدمہ پہنچا تھا اس کے مفصل اظہار کی یہاں ضرورت نہیں۔ شب و روز مرغ سبیل کی طرح تڑپتی تھی۔ آٹھ آکر کے مشورہ اور عزیزوں کی رائے سے دل بہلانے کے لئے لیڈی صاحبہ نے یورپ کے مختلف ممالک کی سیاحت کا ارادہ کیا اور حال ہی میں فرانس روس اور جرمنی میں چار ہفتے بسر کر کے اپنے وطن میں واپس آئی تھی اور اس ہوٹل میں فرولش ہوئی۔ لیڈی موصوفہ کو جنگ کے مہلکات میں بہت دلچسپی ہے اور جیسا

کہ ایک فوجی افسر کی بیوی کو فوجی معاملات میں رائے زنی کرنے سے دلچسپی ہو سکتی ہے یہ بھی اکثر اپنے لئے والوں سے جنگ کے ہی معاملات پر گفتگو کر کے اپنا دل بہلاتی ہے بلکہ جنگی حلقوں میں اس کی بڑی عزت کی جاتی تھی۔

ہوٹل میں فرولش ہوئے تیسرے روز جبکہ ملٹری اور رسول نوجوان انگریز سموکنگ روم میں جمع تھے اور جنگ پر رائے زنیاں ہو رہی تھیں ہر ایک اپنی اپنی رائے آزادانہ ظاہر کر رہا تھا کہ اس معزز بیوہ خاتون کی خادمہ جو قدرتی طور پر خاموش مزاج اور سنجیدہ فہم منگزار معلوم ہوتی تھی چپ چاپ دروازہ کی آڑ میں آٹھری ہوئی اور سب باتوں کو غور سے سننے لگی۔ کمرے کے کینوں نے اس بات کو بالکل معلوم نہ کیا کہ آیا ہماری باتوں کو کوئی اور بھی سن رہا ہے یا نہیں اور مزے سے وہ عورت جس کا نام سنر ڈنٹری تھا اخذ کرتی گئی۔

ایک نوجوان فوجی افسر کسی ضرورت کے لئے اچھا باہر نکلنے لگا اور اس نے دیکھا کہ ایک عورت دروازہ کے پاس ان باتوں کو سن رہی ہے۔ مگر اس کو دل میں شک گذرا کہ اس جگہ اس حالت میں کھڑے ہونے سے سولے جاسوسی کے اس کا اور کوئی مطلب نہیں ہو سکتا۔ نوجوان افسر نے اس راز کو اپنے ہی سینہ میں محفوظ رکھا۔ مگر اس دن سے اس کی ٹوہ میں رہنے لگا اور خفیہ طور پر کچھ کارروائی شروع کر دی۔ ہوٹل کے نوکروں سے اس خادمہ کی نقل و حرکت کی بابت دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ سرشام آٹھ بجے کے قریب اپنا کام نہایت عمدگی سے بہگتا کر کہیں چلی جاتی ہے اور پھر دس گیارہ بجے واپس آکر سوتی ہے مگر معلوم نہیں کہ کہاں جاتی ہے۔ معزز بیوہ سے بھی دریافت کیا گیا۔ جس نے جواب دیا کہ دوران سفر جرمنی میں اس نیک عورت کو جو حد سے زیادہ خاموش اور شریف معلوم ہوتی ہے ایک دوست کی سفارش پر ملازمت میں لیا گیا تھا اور آج تک ہر قسم کا آرام اس کی ذات سے مجھے ملتا ہے۔ وہ اپنے فرض کو نہایت خوبی سے انجام

دیتی ہے۔ نوجوان آفسر کے دل سے ابھی تک سو سی
کاشیہ منع نہیں ہوا تھا۔ کہ دوسرے ہی دن سرٹام آٹھ
بچے سے پہلے ہوٹل سے باہر نکلا۔ لڑائی کو اس نے پیشانی
پر بٹکا لیا تھا۔ اور کوٹے کا کالر کھڑا کر لیا۔ تاکہ اس کی
شہنشاہ کو کوئی پہچان نہ سکے۔

دوسرے دن کسی سرکاری ضرورت سے اسی
نوجوان فوجی خسر کو انگلستان کے ایک ایسے مشرقی
علاقہ میں جانا پڑا۔ جہاں جرمن جاسوسوں کا بہت زور
ہے۔ اور جس علاقہ کی نسبت شک کیا جاتا ہے۔ کہ
اگر جھانکنا خواستہ جرموں نے انگلستان پر حملہ کیا تو اسی
راستہ سے وہ اپنی ناپاک کوششوں پر عمل پیرا ہو گئے
اس ساحل بڑے سونے میں ایک چھوٹے ٹیسے ہوٹل
کا مالک جرمین تھا۔ اور اس کا ہوٹل آج کل جنگ
کے زمانہ میں سب سے زیادہ انگریزوں کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح
کھٹک رہا تھا۔ اور ہدایت بے مددق ہو گیا تھا
اس پر بھی اکثر خفیہ پولیس کے آفسر اور فوجی حکام اس
ہوٹل کے رہنے والوں کی نقل و حرکت کی نگرانی
کرتے رہتے تھے۔ وہی نوجوان فوجی افسر اپنی کسی
ضرورت کے لئے اس ہوٹل کے پاس سے ہو کر گذر
رہا تھا۔ کہ اسکو ہوٹل کی کھڑکی میں سے ایک شکل
نظر آئی۔ جو اس کی نظروں میں کسی قدر آشنا معلوم
ہوئی۔ جب اس نے ذرا اور توجہ سے دیکھا۔ تو اسکو
صاف معلوم ہو گیا۔ کہ یہ تو وہی خادمہ سنر ڈانسٹریک
ہے جسے اسکو جرمن جاسوسوں نے کاشیہ سے سنر
ڈانسٹریک نے جب اس نوجوان کو دیکھا۔ تو سخت
پریشان ہوئی۔ اور تھبت کھڑکی بند کر کے کہیں چھپ
گئی۔ آفسر کے دل میں اگر پہلے اس کی جاسوسی کا صرف
شبہ ہی تھا۔ تو اب یقین ہو گیا۔ اور بغیر زیادہ تحقیقات
کرنے کے اس نے پولیس کی معرفت اس عورت کو
گرفتا کر لیا۔

پہلے تو جرمن خادمہ سے زبانی ہی بہت سے
سوال پوچھے گئے۔ اور کچھ کھوج لگا سکی کوشش کی
گئی۔ مگر یہ بے سود ثابت ہوئی کیونکہ وہ کم گو اور
بظاہر بھولی بھالی عورت تھی۔ بھلا ان باتوں
سے کیا واقف ہو سکتی تھی۔ آخر لندن کے اس

ہوٹل میں داس آکر اس کے اسباب کی تلاشی لی گئی
اس کے صندوق کو خوب الٹ پلٹ کر دیکھا۔ ایک
ایک کاغذ اور ایک ایک پکڑا تہہ دبا لاکر دیا۔ مگر
کوئی مطلب کی چیز برآمد نہ ہوئی۔ کہ جس سے اس کے
برخلاف کوئی کارروائی کی جاسکتی۔ یہ مزاجیوس
ہو کر پولیس کے آفسر داس ہونے لگے۔ تو ایک سراغ
رسان نے بیخبر کیا۔

کیا اس صندوق کے نیچے کے حصے میں کوئی پورخانہ
کو نہیں بنا ہوا ہے۔ ان بات کی بھی ذرا تحقیقات
کر لینی چاہئے۔ جب غور سے دیکھا گیا۔ تو سر ڈانسٹریک
کا صندوق دوسرے بندے کا معلوم ہوا۔ نیچے کے
حصہ کو توڑا گیا۔ تو حاضرین کی حیرت اور تعجب کی
کوئی حد نہ رہی۔ غصہ کے مارے نوجوان انگریزوں
کے خون کھولنے لگے۔ اور کیوں وہ اس قدر برافروختہ
ہوتے تھے۔ چونکہ انہوں نے دیکھا۔ کہ صندوق کے بندے
میں سے اس قسم کے نقشے اور ڈاکومنٹ نکلے تھے
جن سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ یہ عورت اس غرض سے
انگلستان بھیجی گئی ہے۔ کہ جب جرمن والے
انگلستان کے اس حصہ پر حملہ کریں۔ تو یہ عورت قصبہ
کے فلاں ہل کو بمب کے گولہ کے ذریعہ سے فلاں وقت
میں اٹھا کر انگریزی فوج کو پریشان کرے گی۔

دانتہ نشہ) (انتخاب الاحباب)

بقیہ مذہب کی ضرورت

گذشتہ پرچم میں اس مضمون کا ایک حصہ
درج ہو چکا ہے۔ سچ دکھرا درج ہے۔
دوسرا اثر حکومت کا ہے جس کے لئے ہر قوم دولت
کا شخص ایک ملکی قانون کی پابندی پر مجبور ہے اور
حقیقت میں حکومت کا اثر دوسرے اثرات سے زیادہ
مزید ہے۔ اور اس کی وجہ سے اس کے ذہن
میں نہیں آتی۔ کہ حکومت کے نالیج فوری انسان پر
مترتب ہونے لگتے ہیں اگر کوئی چوری کرتا ہے۔ تو
وہی وقت پولیس میں گرفتار ہو کر سزا پاتا ہے۔ اگر
کوئی قتل کرتا ہے۔ تو وہی حکم قصاص صادر ہو جاتا

ہے۔ اسلام نے اس دائرہ کو نہایت وقت کے ساتھ
وسیع کر دیا ہے اور حکومت و حاکم کی اطاعت و
پیروی کے لئے بڑے تشدد کے ساتھ احکام نافذ
کر دئے ہیں۔ قرآن کا کھلا فرمان ہے۔ **أَطِيعُوا اللَّهَ
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ قَدْ أُولِيَ الْأَمْرُ مِثْلًا
بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ** اور پھر حاکم کی پیروی کی جائے
بہر حال مذہب اسلام اس امر کا مانع نہیں ہے۔ کہ
قوانین دنیاوی کی پابندی کی جاوے۔ مگر ہر مقام
پر اسلام نے جو تاکیہ رکھے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اصول
اسلام میں کوئی چیز مزاحم نہ ہو۔ نہ رسم و رواج کو
مذہب میں دخل ہو سکتا ہے۔ اور نہ حکومت کا اصول
مذہب پر کوئی اثر پڑ سکتا ہے۔ بلکہ اس بات کا لحاظ
ہر مسلمان کو ہونا چاہئے۔ کہ حاکم وقت کی پابندی
کے ساتھ اصول مذہب کی پابندی کا خیال رکھا جاوے
کیونکہ مذہب جو میرے مضمون کا تیسرا سبب ہے
اس کا اثر انسانی قلوب پر جس طرح کہ ہو سکتا ہے
وہ کسی دوسری شے کا نہیں ہو سکتا۔ اور انسان کہ
جو کچھ امن و آسائش کیا بلحاظ دنیا کے اور کیا بلحاظ
آخرت کے نصیب ہو سکتا ہے۔ وہ اسی مذہب کی
بدولت۔ کیونکہ انسان حکومت مجبور صرف بلحاظ
الزامات ظاہریہ ہے۔ اور مذہبی حیثیت سے نیت
پر بھی مجبور کیا جاتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔
**قُلْ لَنْ نُكَلِّفَ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ مِنْ حَمَلٍ وَلَا
يُحْمَلُونَ** یعنی جو ظاہر کر دیا۔ چھپاؤ
اوسکا حساب خدا کے پاس ہوگا۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اس
فرمان خداوندی کے اثر سے انسان اپنی دل چاہیوں
سے بھی مجتنب ہونے کی کوشش کرتا رہے گا۔ اور
کوئی ایسا شخص نہ ہوگا۔ کہ ارتکاب جرم سے پشیمان
خود اس کے دل میں جاگزین نہ ہوتا ہو۔ یہی وجہ ہے
کہ انسان ہر وقت اپنی نیت کو کھلی ظاہری اسباب
کے صاف دیا کر رکھنے کی کوشش کرتا رہتا ہے
اور جہاں تک ممکن ہو۔ وہ نیکی پر کمر بستہ رہتا ہے
کسی کو تکلیف اور اذیت نہ پہنچائے۔ اسے اجتناب کیا
کرتا ہے۔ بہر حال جو کچھ خلاق اور جو کچھ مردت اور
عمدہ طرز معاشرت حاصل ہو سکتی ہے۔ وہ کسی

یہاں مذہب کی ضرورت

ذہب کی بدولت۔ ذہب کے نہ ہونے سے کبھی انسان صاحبِ خلق و صاحبِ برکت نہیں ہو سکتا۔ ظالم۔ جابر سرکش ہونا ایک لازمی امر ہے۔ غور کیجئے۔ کہ خصوصاً ذہب اسلام نے چھوٹے بڑے احکامات جو نافذ کئے ہیں۔ وہ عقلاً اس بات کی رہنمائی کرتی ہیں۔ کہ بغیر اس کے دنیا میں کوئی چارہ نہیں ہو سکتا۔ مسئلہ عجاوین میں جہاں اوشلا ہوتا ہے۔ کہ *أَمَا السَّائِلُ فَلَا تَتَّقُوا* یعنی سائل کو نہ جھڑک دو۔ ہاں سائل کو یہ حکم ہوتا ہے کہ سوال کی جوری خود کو بہت جلد ترک کرنے کی کوشش کرے۔ لڑائی جھگڑے پر جہاں اسلام نے سبقت کر کے واسطے پر ملامت کی ہے۔ وہاں فریقِ مقابل کو بھی قابلِ ملامت ہی وجہ سے سمجھا ہے۔ کہ فریقین کی خبت میں یہ بات نہی۔ کہ ایک دوسرے کو مار سے پیٹے۔ ان اصول کے لحاظ سے کون ہے۔ جو یہ کہنے کی جرأت کرے کہ ذہب سے بڑھکر کوئی اور شے من و آسائش سکھاتی ہے۔ اور کون ہے جو بغیر ذہب کے زندگی بسر کرنے کا دعویٰ رکھتا ہے۔ بہر حال جملہ اخلاقی اصول جو ایک انسان بحیثیتِ اشراف المخلوقات کے اختیار کرنا چاہتا ہے۔ وہ ذہب سے حاصل ہو سکتے ہیں پس جب انسان کے لئے بغیرِ خدائی حالات درست کئے اور بغیرِ خود کو کسی کا پیر و بنائے کوئی چارہ نہیں۔ اور وہ علائقِ رسم و رواج یا حکومت کا پابند ہی ہوتا جاتا ہے۔ تو یہ عذر ہرگز قابلِ سماعت نہیں ہو سکتا۔ کہ ذہب کے سبب میں دہریت کو کام میں لا کر ذہبی پابندی سے انکار کیا جاتے۔ مجھے توقع ہے۔ کہ نوجوان انگریزی تعلیم یافتہ احباب اس بات کی کوشش کریں گے۔ کہ جدید تعلیم سے دنیا کی ترقی کا کام لیکر ذہبی پابندی کو بائیکاٹ سے جانے نہ دیا جائے۔

علم الحق صاحب جناب لانا شاہ شاہ صاحب مدد ہو۔ میرے پاس بڑی بڑی کتب ہیں۔ علم نور الدین لاہور موچیدرانہ

غریب فنڈ میں مفصلہ ذیل ۲ دہریوں۔ از فتویٰ فنڈ محمد از عبد الرزاق صاحب از آلے گادول صمد سابقہ ملاکر کل ہے۔ امیر الدین محمد ابی اسیم مدرسہ ہمسلمہ جگا (رسائل) محمد ابی اسیم موضع کسا ضلع گورداسپور عمر رسالہ تمیز الدین احمد شہر بنارس عمر رسالہ صد الدین گھنٹے کے بانگر عمر رسالہ محمد طفیل مرزا پور عمر رسالہ میزان کل صغر پانچوں سالوں کے نام اخبار جاری کر کے باقی ۱۷ عمر

علماء کرام سے سوالات

کیا فرماتے ہیں۔ علماء دین۔ مولانا مولوی ابوالدنا شادادہ مولوی محمد علی کاہنوی۔ مولوی عبد الجبار عمر پوری۔ مولانا عبد السلام دہلوی۔ مولوی محمد ابی اسیم سیالکوٹی۔ مولوی ابوالقاسم بنارسی۔ مولوی عبدالواحد پٹواری لاہوری اور حافظ عبد المتان دزیر آبادی۔ اس بارے میں۔ کہ زید چودہ۔ چند سالہ ہے اور نامرد ہے۔ اور اس کی بیماری کی خیر میں والدین کو نہیں۔ زید کے پارہے اس کی منگنی کر دی جب تک منگنی رہی۔ تب تک اس کے سسرال کو اور نہ زوجہ کو اس کی بیماری خیر ہوئی۔ جب زید کی شادی ہوئی۔ اور اس کی زوجہ اس کے گھر آئی تو اسکو اسی کی بیماری کی خبر ہوئی۔ تب اس نے اپنے والدین سے اپنے شوہر زید کی بیماری کی خبر کی۔ یہی طرح ہوئے ہوتے زید کے والدین کو بھی اس کے بیمار ہونے کی خبر ہوئی۔ کیا اس صورت میں زید کی عورت کو طلاق کی ضرورت ہے یا نہیں۔ اور اگر طلاق کی ضرورت ہے تو عدت کیلئے اور سکو لازم ۳ مہینے گا۔ یا نہیں۔ اور اگر طلاق کی ضرورت ہوگی۔ تو کیوں۔ جب کہ زید مدت سے بیمار ہے۔ اور وہ مرد ہی نہیں۔ اور نکاح ہمیشہ مرد ہی رہا یا جاتا ہے جب زید مرد ہی نہیں۔ تو اس کا نکاح ہی نہیں ہوا۔ جب نکاح نہ ہوا۔ تو طلاق کی کس طرح ضرورت ہوگی۔ نہایت تحقیق کے ساتھ معتبر احادیث سے بذریعہ اخبار المہربان جواب دیں۔ تاکہ ہر ایک صاحب

پر مسئلہ روشن ہو جائے۔ سوال نمبر۔ رفع یدین کرنے والے المہربان کی اقتدار حنفی امام کے پیچھے جو رفع یدین نہیں کرتا۔ جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز ہے۔ تو جواز کا ثبوت حدیث قوی یا قول صحابہ کرام سے ہو۔ اور کیا خیر القرون میں یہ بات تسلیم کی جاسکتی ہے۔ کہ اگر امام رفع یدین کرتا ہو۔ اور مقتدی نہ کرتا ہو۔ اور اگر مقتدی کرتا ہو۔ تو امام ذکر کرتا ہو

(۳) یہ بات اکثر عام مشہور ہے۔ کہ پیر صاحب شیخ عبد القادر جیلانی نے پیر امین حنفیوں نے کفر کا فتویٰ دیا تھا۔ جن میں سے امام ابن جوزی بھی تھے۔ اور پھر انہوں نے ہی توبہ کی تھی۔ کیا کوئی صاحب اس امر کا ثبوت دے سکتا ہے اگر کسی کے پاس ثبوت ہو۔ تو بذریعہ اخبار المہربان مشکوٰۃ فرمائے۔ اور بہتر ہوگا۔ اگر اس کتاب میں اس کا ثبوت ہو اس کی عبارت ہی نقل کر دیں۔ (واقعہ غریب اخبار ہفتا ۱۹۱۷ء)

سلسلہ علوم القرآن

قرآن مجید کی بلاغت سلسلہ ہے۔ بلاغت قرآن کے متعلق جناب مولوی ابوالبرکات عبید اللہ صاحب نے سلسلہ شروع کیا ہے۔ چنانچہ اسی سلسلہ کے دو نمبر جاری ہو چکے ہیں۔ ہماری دعا ہے خدا اس سلسلہ کو قائم رکھے۔ ایک رسالہ میں مضمون ہے استفہام کی تحقیق بدر تفصیل۔ دوسرے میں امر کی تحقیق۔ مضامین علمی ہیں۔ اس لئے ان کے صحیح کی کوشش چاہئے۔ قیمت لول کی اور دوم کی ۲ محصول علاوہ۔ پتہ۔ مولوی صاحب موصوف حیدرآباد دکن بنگلہ نواب سمنار نواز جنگ

علم الفقہ۔ فقہ کی مردم کتابوں اور مضمون پر عالمانہ بحث۔ قیمت ۲

میجر

متفرقات

محمدیہ کمیٹی کی بابت لکھا جاتا ہے کہ چونکہ فیصلہ ہو گیا ہے کہ کمیٹی کا سرمایہ بانٹ دیا جائے چنانچہ وہ دل شدہ رقم کوئی روپیہ ۱۳ تقسیم کا اعلان کیا گیا ہے اس اعلان کے مطابق ۶ نومبر تک جن جن صاحبوں کی طلب پر روپیہ بھیجا گیا ہے۔ ان کے نام نامی حسب ذیل ہیں۔

۱۔ ختمی

منشی غلام محمد - خواجہ حبیب اللہ - شیخ فضلہ من - عبدالغیر ولد شیخ شہ محمد - شیخ دین محمد فیض علی - منشی مولانا بخش گشتہ - مولوی خیر الدین - فضل الدین - عبداللطیف - محمد یعقوب عطار - حکیم عزیز الدین - منشی خدام بخش - حافظ عبدالمد - مولوی الی بخش - الہ دین لکڑی فروش سردار خاں - نبی بخش خیاط - بابو جان محمد اسماعیل ولد حبیب اللہ - میاں دیدار بخش - ابوالقاسم رامہ - ڈاکٹر محفوظ اللہ - دہلی ڈاکٹر عبدالحکیم مع فرزندان - بہار نیور - مولوی فتح یاب خاں - فضل کریم - مولوی محمد حیات - قصور منشی بدیع الدین - فیض محمد تھی گورہ سپور - خواجہ عبدالرحمن گورہ سپور - نظام الدین - انہی بخش جانڈ - بابو کریم علی لودھی

اور بھی جو صاحب طلب کریں گے بھیج دیا جائے باقی روپیہ بھی وصول ہونے پر رقم ہوگا۔ انشاء اللہ۔
الہدیث کا نفرش لکے وونے واعظ
 مولوی عبدالستار حسن صاحب خلیفہ مولانا عبدالجبار صاحب عمر پوری اور مولوی محمد ہر خلیفہ مولانا محمد سعید صاحب مرحوم بناری کا نفرش الہدیث کا نفرش کے زمرہ واعظین میں ہوا ہے۔ انکو جو سیدارت دی گئی ہے۔ اسکی تفصیلاً ہے۔ مولوی عبدالستار حسن صاحب رکن ہے ہی ۳۸۱ لغات ۲۰۰ صفحہ پر ہے۔ در مولوی ابوالسعود محمود صاحب رسید ہی ہے۔ ۵۰ لغات ۱۰۰ صفحہ پر ہے۔ یہ دونوں پڑھنے والے کے لئے پڑھنا ہونگے ہیں۔ جن جن مقامات پر لکھا در دو ہو۔ برادران الہدیث کا فرض ہے

کہ انکو در دوں تاکہ وہ اپنے فرائض اچھی طرح ادا کر سکیں۔ رسید عبدالسلام عفی عنہ جو اینٹ سکرٹی الہدیث کا نفرش بازار بلیماراں دہلی) الہدیث آف فٹنگ صبح (۲۰ نومبر تک دفتر نہ اس عید البقرہ کے آئے فٹنگ کی رقم صرف ۴۰۰ از منشی محمد صاحب پشتر مظفر گڑھ اور از گجراتی ۴۰۰۔ مرشد محبوب حسین نصیر خاں ولیہ اور عمیر مرشد محمد سلیمان خدام بخش از بہوان ضلع حصار وصول ہوئے۔ امرتسر میں عید کے روز باش تھی یہاں تو کچھ نہ ہو سکا۔ اور حساب بھی اپنی محنت کی اطلاع دیں۔

الہدیث آف فٹنگ دہلی الہدیث کے میدان تیس ہزار کی ہیں عید کے روز نماز پڑھا کرتے ہیں۔ مولوی عبدالوہاب صاحب نماز پڑھتے ہیں۔ اور خطبہ میں وعظ بھیجتے ہیں۔ اس میں بھی آئے فٹنگ کا چہندہ لیا گیا۔ عید کے وصول ہوئے۔

شیخ حرمت اللہ صاحب سوداگر صد بازار اور محمد شراق صاحب سوداگر صد بازار کے وصول چہندہ میں بہت کوشش کی۔ کانفرنس ان کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ سید عبدالسلام جاسٹس کے فریج المسکت - اس رسالہ میں تعزیر کی حرمت اور جائزہ کی تعزیر داندوں کے مقدمات کی فتوحات مع فیصلہ چیف کورٹ درج ہے۔ اور ایک فتوے علماء حنفیہ کا لاگ کی حرمت کے متعلق ہے ایک در مضمون مرزا بیوں کی تکفیر پر قیست مع ۲۰ خواجہ شمس الدین صاحب حنفی جائزہ محلہ کہ ہے۔

جنازہ اور دعا و مغفرت انہار رنج ہے کہ مولوی عبدالعظیم صاحب فوت ہو گئے عبدالرحمن ان مقام تکمال ضلع لہار۔ ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعا و مغفرت کریں۔ اللہ اعظم اعظم لکھنؤ احمدہ و رحمت و عافیت کے لئے میرے برادر محرم منشی فضل الدین صاحب کی اہلیہ عرصہ دراز سے بیمار ہیں ناظرین دعا و صحت فرمادیں۔ اللہ ما شرفنا

شفار کا صلا و محمد منظور اکرم سب انکے پولیس جان فیض ضلع بلوچان

علاج مرض جنین انہی محرم شیخ دین محمد صاحب سنگیل سیشن سلیسی ضلع ملتان آپ اس دعا کو کام میں لادیں۔ انشاء اللہ دعوے سے شفا ہوگی سم الفار ۲ ماشہ۔ سفید ۶ ماشہ۔ نیلا تھو ۶ ماشہ۔ ان پچھہ ہشیا کو میں کر سکے گا زیادہ ۶ ماشہ۔ خالص ۶ ماشہ۔ شیر ذب ۶ ماشہ۔ شیر میش ۴۔ تولہ میں حل کریں۔ اور مقام جنین پر صناد کریں زیادہ سے زیادہ تین روز تک استعمال کریں۔ اول تو ایک بار کے لگانے سے ہی نائدہ ہو جائے گا اگر کچھ بقیہ ہو۔ تو پورے تین روز تک صناد کریں۔ یہ نسخہ بہت ہی مجرب ثابت ہوا ہے۔ اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آوے۔ تو بذریعہ جوابی خط کے اطلاع دیں۔ رابو سعید محمد شریف از بھٹی ضلع گنداپہ ڈاکخانہ کامپووان۔

ہندو کب سے نکلا میں تو م کا ہندو ہوں مگر جانتا نہیں کہ ہندو دہرم کب سے نکلا ہے یہ ہر بانی کر کے اخبار الہدیث میں اس سوال کو درج کر کے جواب دیں۔ کہ ہندو دہرم کب سے نکلا ہے۔ نام خوشی پر بھو ان افریقہ۔

جواب - آج تک ہندو کی تعریف DEFINITION نہیں ہو سکی۔ آج سے اس شکل میں ایک اور اضافہ کیا۔ کہ ہندو دہرم کب سے ہے۔ ہمارے خیال میں موجودہ ہندو دہرم منو کے زمانہ سے چلا ہے کیونکہ ہندو دہرم کا راز منو سمرتی پر ہے۔ اسکوئی صاحب بھی جواب دیجئے تو درج ہو جائیگا انشاء اللہ

مفسد کیا ہیں
 حزب عظیم - کا مقابلہ بہ حزب مقبول کا فیلین حزب عظیم سفیدہ سرمن ہرے عمیر بریل پیر سورہ بقرہ عمیر وعظ بزرگی شاہ عبدالوہاب صاحب ۱۳ تحفہ انہدائگیزی عمیر جنان الفوقل از درمنشور فی تہام ان ہاد قیور عمیر نماز عمیر الہدیث قیام اللیل ۱۲ تیسرا نقاری نصف اخیر مدہ مفسد لاعتنا مصد اول او صحیح مسلم پایہ اول مترجم اروو

دعا کی ۶ اس گلشن ہدایۃ انصاری دہلی ۱۰ پتہ عبد الغفار ملتان شہر محلہ قریب آباد

انتخاب الاخبار

انگریزی۔ روسی۔ اور فرانسیسی سلطنتوں نے سلطنت ترکی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔

انگریزی سلطنت نے بمشورہ حلیف سلطنتوں کے اعلان کیا ہے۔ کہ اسلامی مقدس شہروں کو حدود جنگ سے باہر سمجھا جاوے گا بشرطیکہ ہندی حاجیوں کو مٹو جھٹ ہو۔ انگریزی جنگی جہاز مندرجہ ذیل عقیدہ پر گولہ باری کی۔

۱۔ عقیدہ مسیح عقوبہ پر بحیرہ قلام میں جزیرہ نما ہے۔ سینا کے مشرق میں واقع ہے۔

انگریزی اور فرانسیسی بیڑہ در دانیال بر گولہ باری کی کر رہا ہے۔ ترک قلعے جہاں سے رہتے ہیں۔ روسی سرکاری بیان منظر ہے۔ کہ انہوں نے گولہ کی عظیم جمعیت کو منتشر کر کے ۳۔ لومیر کو بائزید پر قبضہ کر لیا۔ بائزید روسی ترکی سرحد پر صوبہ ارمینیا میں ارارٹ سے ۵۵ میل جنوب مغرب کو پانچہزار کی آبادی کا قصبہ ہے۔

ترکوں نے روس کے جنگی جہاز سینوپ کو غرق کر دیا ہے۔

گورکمنٹ انگریزی نے مصر میں فوجی قانون نافذ کر دیا ہے۔

گورکمنٹ رومانیہ نے سامان حرب سے لاکھوں ٹونہ ۱۱۲ تھکرے۔ اک لے ہیں۔ جو جرمنی نے ترکوں کو بھیجے تھے۔

ترک وڈارنگھ تعمیرات عامہ۔ محکمہ تجارت اور محکمہ بحری نے استفادہ کیا ہے۔

اخبار مارترنگ پوسٹ منظر ہے۔ کہ ترکوں کے شہری جیش اسیلیہ پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

دومیلیہ ہیر سوئز۔ بحر مصر میں واقع ہے۔ سلطنت انگریزی جزیرہ قبرس کو اپنے ساتھ ملحق کر کے لگی جزیرہ قبرس ایشیا سے کو چاک کے سال سے ۱۰۰۰ میل کے فاصلہ پر بحر روم میں واقع ہے۔

۳۰ ہزار ۵ سو ۸۸۰ مربع میل ہے۔ یہ بھی معرکے طرح انگریزی نگرانی میں ہے۔ قریب ۳۰ ہزار ۵ سو ۸۸۰ مربع میل ہے۔ سلطنت ایران نے دول کو اپنی غیر جانبداری

کا یقین دلایا ہے۔ کو کیا پڑی کیا پڑی کا شور ہے۔ ترک اجڑ دم میں اپنی فوج کو اکٹھی کر رہے ہیں جس کی تعداد ۹۰ ہزار تھینہ کی جاتی ہے۔

ترکوں نے برٹش قونصل بصرہ اور وہاں کے انگریز سودا گروں کو روک لیا ہے۔

ایک انگریزی زیبا ب چلنے والی ۱۵۰ کشتیوں سے ٹکرا کر غرق ہو گئی۔

ایک جرمن کروند سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔

جرمن جنگی جہاز کالرویلے تین تجارتی جہاز غرق کر دئے۔

جاپانیوں نے خلیج کیا دوچو میں ایک جرمن کشتی کو غرق کر دیا۔

بقول نامہ نگار پادیر ایمڈن کے کپتان کے مال یا اب انگریز تھے۔

جرمنوں نے بلیم میں جنگی قانون نافذ کر دیا ہے۔

بقول نامہ نگار ٹائمز ورسٹل نے لالی کو خالی کر دیا ہے۔ اور افواج متحدہ اسپرٹا لیں ہو گئی ہیں

مغربی میدان جنگ میں جرمن ہر جگہ پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ اور متحدہ افواج پیش قدمی کر رہی ہے

ہندوستانی سپاہ نے میدان جنگ میں جرات انگیز شجاعت کا اظہار کیا ہے۔ تمام انگریزی اور فرانسیسی اخبارات اس کے کانساموں کی تعریف میں رطب اللسان ہیں

فرانس کے پریسیڈنٹ نے ۱۱۹۔ انگریزوں کو اپنی بہادری کے صلہ میں لیجن آف آف آف کے تمغے عطا کئے ہیں۔

جاپانی گولہ باری سے سنگناؤں میں ایک اسم مقام الشن بل کو سخت نقصان پہنچا۔ اور اس کے قلعہ کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔

فیلڈ مارشل سر جان فریچ نے سندھستانی سپاہ کو اسکی بہادری پر مبارکباد دی ہے۔

روسیوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ روسی افواج نے تمام خطہ کمانہ پر فیصد کن کامیابی حاصل ہے۔

جرمن اب خط مشرقی پریشیا پر خند قیں پا رہے ہیں روسیوں نے بکرا حیوہ پر قبضہ کر کے سامان حرب کی ایک مقدار عظیم گرفتار کی ہے۔

روسیوں نے کلس اور سینڈ و مرزوا کے خطہ تصادم پر آسٹریولیوں کو شکست دیکر کلس اور سینڈ و مرز پر قبضہ کر لیا ہے۔

روسیوں نے گذشتہ ہفتے کلس کے جنوب میں ہزار ہزار قیدی اور چند ہزار توپیں گرفتار کی ہیں۔

آسٹریولیوں نے مسکل کی دلت کو سامان پر شدید حملے کئے۔

روسوں نے ترکوں سے اپنے تعلقات قطع کر لئے۔

بلغاریہ ابھی تک غیر جانبداری پر قائم ہے برٹش مشرقی افریقہ کے سرداروں نے ۳۰ ہزار بکرے بکر مال گورنمنٹ کو پیش کی ہیں

برٹش کی گورنمنٹ نے تمام جینیوں کو تبت کی حدود سے نکال دینے کا حکم دیا ہے

جرمن جینیوں میں انگریزوں اور جاپانیوں کے خلاف نفرت کا بیج بوری ہے

جرمنوں نے بیکن گروت کو خرید لیا ہے (سوں کی ہمدرد نہیں کی دو ہزار روپے کی ضمانت ضبط ہو گئی) (خدا حافظ)

گورنمنٹ پنجاب نے اپنے کم تنخواہ کے ملازموں کو خط کا لائسنس دینا منظور کیا ہے

امپریل ریلیف فنڈ ۵۲ لاکھ روپے جمع ہو گیا ہے

اعلان جنگ کے وقت جرمن کے ۶۳۵ تجارتی بیڑے سندھول میں موجود تھے۔ جن کی مجموعی قیمت ۲۰ کروڑ روپے ہوگی۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ ان میں سے ۲۰۰ بیڑے بچھکے ہیں۔ جن کی قیمت ۶ کروڑ کے لگ بھگ ہے

ترکی فوج کا کمانڈر انچیف دائرہ اہل میں ہے جو جرمنی ہے۔ جرمنی سے کئی سوئے آسٹریولیوں پہنچے ہیں۔ کسی سو اسٹریولی ملکہ بھی ترکی پر جوں کام کرنے کے لئے آئے ہیں۔

ترکوں نے باطوم پر گولہ باری کی ہے۔ زید مقام بحیرہ اسود کے کنارے پر ہے

مومیائی

۵۲

مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سلسلہ ووق
 سے کھانسی، دینیش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی
 دروجہ سے جس کی کمر میں درد ہو۔ ان کیلئے کیرے۔ دو یا چار دن
 میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گروہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے
 دن کو فریہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا
 عمومی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال ہوتی ہے
 بوٹ درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان
 یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جاسکتی ہے۔ سردیوں میں
 خصوصاً نہایت مفید ہے۔ (ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوگی)
 قیمت فی چھٹانک ۴ روپے دو چھٹانک ہے۔ پاؤنچہ پٹے
 محمولہ ایک وغیرہ۔ مالک غیر سے محصول علاوہ

تازہ شہادت

جناب شیخ نجیب اند صاحب مقام بھدک ضلع بالیر سے کہتے ہیں: کہ ۳ چھٹانک
 دیوائی بذریعہ دیلو پارسل کے پتہ ذیل سے روانہ کریں: مومیائی سے لوگوں کو فائدہ ہوتا
 ہے۔ جلدی سوال کریں بہت لوگ خدشہ مند ہیں (۵ ستمبر ۱۹۰۵ء)
 جناب منشی محمد علی صاحب گہڑا گھاٹ ضلع دینا چور لکھتے ہیں: کہ ۲ پکا مومیائی استعمال
 کے فائدہ ہوا۔ اب ازراہ ہریان ایک چھٹانک مومیائی جلدی روانہ کریں (دیکم ۱۹۰۵ء)
 جناب ابوالنسان صاحب از منڈنا مقرر جین اعظم گڑھ کہتے ہیں: ایک چھٹانک مومیائی
 پتہ ذیل سے روانہ کر دیجئے۔ آپ کی یہ دعا واقعی نافع ہے۔ (۱۵ ستمبر ۱۹۰۵ء)
 جناب مولوی محمد عبدالرحیم صاحب مقام انبوا ضلع میرٹھ ملک بنگال سے تحریر فرماتے
 ہیں: کہ جناب کی مومیائی جو میرے ایک دوست کے واسطے منگوائی گئی تھی بگڑا بہت مفید
 رہی۔ اس سے باعث مرید ایک اور جینیک منگوا کر آئے۔ یہ وہ کھانسی میں خیران ہوتا
 ہے۔ منگوا کر منگوا دیجئے۔ سو ہریان کہہ جلیں بھیجئے۔ (۱۹ ستمبر ۱۹۰۵ء)
 صلے کا بہت

پروپرائٹری میڈسن ایبیکٹری قلعہ امرتسر

سلام اور علمائے فرنگ - اسلام کی عقلی تفضیلت کا اقرار اور پیر میں ماضیوں سے
 کے قلم و زبان سے - قیمت

نہایت مفید ضروری اور کارآمد کتابیں

جمال شریف معراج نہایت خوشخط عمدہ کاغذ۔ لکھائی چھپائی۔ لفظ لفظ علیحدہ
 علیحدہ۔ شروع میں قرآن مجید کے جملہ مضامین کی فہرست بحروف تہجی اردو میں دی گئی ہے
 اخیر میں حوالہ سپاغل، مکوعات و آیات کی تفصیل درج ہے۔ تقطیع اوسط سفوف و حفر
 دونوں میں کارآمد ہے۔ خصوصاً بچوں۔ بوڑھوں۔ اور عورتوں۔ لڑکیوں اور نوجوانوں کے
 لئے نہایت مفید۔ اصلی قیمت بلا جلد ۲ روپے ۴ پائی مع جلد مع محصول صرف ۳ روپے ۴ پائی

سفری جیبی آج جمال شریف کا نو ساڑھ پر ہے۔ نہایت خوشخط۔ صحیح تیر جرم ہے
 جمال شریف مترجم مالک میں ماہ طور پر پسند کی گئی ہے۔ سفر میں نہایت کارآمد جلد چرمی
 خوش۔ مع محصول رعایتی

لغات القرآن - اس میں قرآن شریف کے جملہ الفاظ و حروف تہجی کی ترتیب پر جمع
 کر کے ہر ایک لفظ کے ساتھ اس کے معانی و مصادر۔ ماخذہ مجرد۔ درج ہیں۔ مزید استفادہ کے لئے
 شروع میں مختصر طور پر عربی گرامر کے قواعد بھی بتا دیے ہیں۔ تاکہ مبتدی کو الفاظ قرآنی کے معانی
 سمجھنے میں آسانی ہو۔ غرض اس کے مطالعہ سے ایک اردو دان قرآن مجید کے معانی و مطالبہ
 سے کمال فہمیت حاصل کر سکتا ہے۔ اصلی قیمت بلا جلد ۴ روپے ۴ پائی مع محصول ۵ روپے ۴ پائی

انسان کامل - عارف بانی سید عبدالکلیم صاحب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الانسان
 الکامل کا سلیس اردو ترجمہ مع مختصر تذکرہ مصنف۔ اس میں تصوف کے تمام اصول و فروع
 و اصطلاحات کی پوری تشریح موجود ہے۔ اجربیت۔ واعدیت۔ عمارت۔ قلب مدورج۔ کتب
 آسمانی۔ ذرہ حکان۔ کرسی۔ لوح۔ قلم۔ وغیرہ کے اسرار و معانی کا ذکر نہایت شرح و بسط
 سے کیا گیا ہے۔ اصلی قیمت للعمر رعایتی مع محصول صرف ۳ روپے ۴ پائی

شرح فصوص الحکم عربی - (از مولانا جامی) اصل تصوف کے نزدیک جو تہام اکبر
 حضرت محمد علی بن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی فصوص الحکم کو حاصل ہے۔ مشکل سے کسی کتاب کو
 حاصل ہوا ہوگا۔ یہ کتاب حقائق و معانی سے محو ہے۔ اور مولانا جامی کی شرح سب سے
 سہاگہ کی مشتمل ہے۔ نہایت صحیح نسخہ عربی شکل اور پوری احتیاط سے چھپا ہے۔ اصلی
 قیمت للعمر رعایتی مع محصول صرف ۳ روپے ۴ پائی

خیر کثیر وراثت و وجود رب قدر۔ مغربی تعلیم کے فیض یافتہ مہجوب کو جو ذلت و بے
 کیستی کے متعلق شک و شبہات پیدا ہوتے ہیں۔ ان کا جواب ماضی صنف نے عقلی و
 نقلی طریق پر اس خوبی سے دیا ہے۔ کہ موعظ کو ذات باری آواز کی ہستی کا عینی شاہد ہوجاتا
 ہے۔ مخالفین کے باوجود ان اعتراض کا دندان شکن جواب۔ قیمت - ۲ روپے ۴ پائی

حکفۃ النساء - ایک مستند مسلمان قانون کا کٹرہ کی تصنیف۔ اپنے پیش ہا تو اندر و ماسن کیوں
 یا فیملی و اکثر آئینہ حضور لیدی صاحبہ لفظت گورنر پنجاب کی منظوری و قبول شدہ۔ اس میں
 عورتوں کے جملہ مرض و نوزات شکایات جیمن و نقاس جل۔ استقاط اشہار وغیرہ کے عوارضات
 بچوں کے متعلق جملہ کلیفات کے اسباب و علاجات و علامات۔ مع علاج و مفید بیانات مفردی
 نقدیات تجربی نسخہ جات و کلیب طبی شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں اس کتاب میں ہونا
 نہایت ضروری مفید اور کارآمد ہے۔ قیمت - ۲ روپے ۴ پائی

ملنے کا پہلا منشی مولانا شہ امیر سرداب کھیکال

۱۳ - ۱۲ - ۱۱ - ۱۰ - ۹ - ۸ - ۷ - ۶ - ۵ - ۴ - ۳ - ۲ - ۱

اس کتاب کی اشکالات کا سنا سنا ہوتا ہے۔ ان کے تفصیل بیان کرنا بہت مشکل ہے۔ ان کے
 اشکالات کا سنا سنا ہوتا ہے۔ ان کے تفصیل بیان کرنا بہت مشکل ہے۔ ان کے
 اشکالات کا سنا سنا ہوتا ہے۔ ان کے تفصیل بیان کرنا بہت مشکل ہے۔ ان کے

نصرت الوداعین وصاسیلہ السیدین

یہ کتاب اپنی طرز میں نئی قرآنی مسلمانوں کے آنکلوں کو نصرت الوداعین کے بارے میں بتاتی ہے۔

دوسرے سادہ ان کے ایمان کو قوت قاضی دہلی والی۔ و اعظمین کو نصرت مفید۔ خصوصاً مدارس اسلامیہ کے طلبہ کو جو لغز میں بہارت و عطف الہی کہتے ہیں ان کی تائید میں۔

بیان پہلے فرقان عظیم کی اس آیت سے کہ جو نصرت الوداعین کی فضیلت و بزرگی عیاں ہوئی تھی۔ اور اس کے بعد اس کا ترجمہ و شان نزول بیان کیا گیا ہے۔ اور اس کے بعد اس کی فضیلت بیان کی ہے۔ اور اس کے بعد اس کے فضائل و فضائل اور احادیث و روایات صحیحہ و سواعظ و اشعار و آیتوں کے ساتھ ساتھ اس کے بزرگی و عظمت کی بھی وضاحت کی ہے۔

مثنوی مولانا رام ملانی لکھی جس میں ہر مان کا لفظ اور بالائے گیا۔ حجم کتاب ۱۶۰ صفحہ۔ قیمت فی جلد ۲۰ روپے۔

محلہ کتب خانہ مولانا رام ملانی لکھی جس میں ہر مان کا لفظ اور بالائے گیا۔ حجم کتاب ۱۶۰ صفحہ۔ قیمت فی جلد ۲۰ روپے۔

محلہ کتب خانہ مولانا رام ملانی لکھی جس میں ہر مان کا لفظ اور بالائے گیا۔ حجم کتاب ۱۶۰ صفحہ۔ قیمت فی جلد ۲۰ روپے۔

محلہ کتب خانہ مولانا رام ملانی لکھی جس میں ہر مان کا لفظ اور بالائے گیا۔ حجم کتاب ۱۶۰ صفحہ۔ قیمت فی جلد ۲۰ روپے۔

دوسرے سادہ ان کے ایمان کو قوت قاضی دہلی والی۔ و اعظمین کو نصرت مفید۔ خصوصاً مدارس اسلامیہ کے طلبہ کو جو لغز میں بہارت و عطف الہی کہتے ہیں ان کی تائید میں۔

بیان پہلے فرقان عظیم کی اس آیت سے کہ جو نصرت الوداعین کی فضیلت و بزرگی عیاں ہوئی تھی۔ اور اس کے بعد اس کا ترجمہ و شان نزول بیان کیا گیا ہے۔ اور اس کے بعد اس کی فضیلت بیان کی ہے۔ اور اس کے بعد اس کے فضائل و فضائل اور احادیث و روایات صحیحہ و سواعظ و اشعار و آیتوں کے ساتھ ساتھ اس کے بزرگی و عظمت کی بھی وضاحت کی ہے۔

مثنوی مولانا رام ملانی لکھی جس میں ہر مان کا لفظ اور بالائے گیا۔ حجم کتاب ۱۶۰ صفحہ۔ قیمت فی جلد ۲۰ روپے۔

محلہ کتب خانہ مولانا رام ملانی لکھی جس میں ہر مان کا لفظ اور بالائے گیا۔ حجم کتاب ۱۶۰ صفحہ۔ قیمت فی جلد ۲۰ روپے۔

محلہ کتب خانہ مولانا رام ملانی لکھی جس میں ہر مان کا لفظ اور بالائے گیا۔ حجم کتاب ۱۶۰ صفحہ۔ قیمت فی جلد ۲۰ روپے۔

مثنوی مولانا رام ملانی لکھی جس میں ہر مان کا لفظ اور بالائے گیا۔ حجم کتاب ۱۶۰ صفحہ۔ قیمت فی جلد ۲۰ روپے۔

مثنوی مولانا رام ملانی لکھی جس میں ہر مان کا لفظ اور بالائے گیا۔ حجم کتاب ۱۶۰ صفحہ۔ قیمت فی جلد ۲۰ روپے۔

محلہ کتب خانہ مولانا رام ملانی لکھی جس میں ہر مان کا لفظ اور بالائے گیا۔ حجم کتاب ۱۶۰ صفحہ۔ قیمت فی جلد ۲۰ روپے۔

محلہ کتب خانہ مولانا رام ملانی لکھی جس میں ہر مان کا لفظ اور بالائے گیا۔ حجم کتاب ۱۶۰ صفحہ۔ قیمت فی جلد ۲۰ روپے۔

محلہ کتب خانہ مولانا رام ملانی لکھی جس میں ہر مان کا لفظ اور بالائے گیا۔ حجم کتاب ۱۶۰ صفحہ۔ قیمت فی جلد ۲۰ روپے۔

محلہ کتب خانہ مولانا رام ملانی لکھی جس میں ہر مان کا لفظ اور بالائے گیا۔ حجم کتاب ۱۶۰ صفحہ۔ قیمت فی جلد ۲۰ روپے۔

کتبنا یثباتی امرت کی مختصر فہرست

تفسیر ثباتی اردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔

سندھستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔

تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں لفاظ قرآنی مع ترجمہ با محاورہ کے ہے۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے غفلوں کو تفسیر میں بیکر تشریح کی گئی ہے۔

اسی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل علمیہ و نقلیہ دئے گئے ہیں! ایسے کیا یہ و شائد تفسیر کے لئے ایک قدم ہے جس میں کسی تکذیب و کفر کے دلائل و ثبوت کی نیوت کا ثبوت دیا گیا ہے۔

ایسا کہ تھا لفظ کو بھی دیکھو و نصرت الوداعین لکھی

تفسیر ثباتی اردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔

سندھستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔

تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں لفاظ قرآنی مع ترجمہ با محاورہ کے ہے۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے غفلوں کو تفسیر میں بیکر تشریح کی گئی ہے۔

اسی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل علمیہ و نقلیہ دئے گئے ہیں! ایسے کیا یہ و شائد تفسیر کے لئے ایک قدم ہے جس میں کسی تکذیب و کفر کے دلائل و ثبوت کی نیوت کا ثبوت دیا گیا ہے۔

ایسا کہ تھا لفظ کو بھی دیکھو و نصرت الوداعین لکھی

تفسیر ثباتی اردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔

سندھستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔

تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں لفاظ قرآنی مع ترجمہ با محاورہ کے ہے۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے غفلوں کو تفسیر میں بیکر تشریح کی گئی ہے۔

اسی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل علمیہ و نقلیہ دئے گئے ہیں! ایسے کیا یہ و شائد تفسیر کے لئے ایک قدم ہے جس میں کسی تکذیب و کفر کے دلائل و ثبوت کی نیوت کا ثبوت دیا گیا ہے۔

ایسا کہ تھا لفظ کو بھی دیکھو و نصرت الوداعین لکھی